متوسلین تاجدارِ گولڑہ اور امام احمد رضا قادری

برصغیر پاک وہند میں گزشتہ صدی کی دو اہم شخصیات حضرت سیدنا امام احمد رضا قادری اور حضرت سیدنا شیخ الاسلام پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی قدس سرہ العزیز ہیں کہ جنھوں نے دینِ اسلام کو تقویت دینے اور دشمنانِ دین وملت کی سرکوبی میں اہم کردار ادا کیا۔امام اہل سنت نے تحقیق و تدریس و مسلم امہ کے عقائد و نظریات کی پاسبانی کا فریضہ اپنے سر لیا اور اس کو کماحقہٗ پورا کر دکھایا جبکہ امام المسلمین پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے باطنی احوال کی اصلاح و فروغِ تصوف کی جانب زیادہ توجہ کی جس کے باعث ظاہری اعمال و اصلاح کی میں اس قدر مشغول نہ ہوئے جس قدر امام اہلسنت کے ذمہ لے رکھا تھا۔یہی باعث ہے کہ آج امام اہل سنت کی تشریحات عقائد و اعمال کی اصلاح کے حوالے سے ضخیم مجلدات میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

ایک مدت تک حضرت امام المسلمین گولڑوی کے مریدین متوسلین جن میں علماء ومشائخ بھی شامل ہیں عقائد و نظریات کی تشریحات کے لئے امام اہل سنت کی جانب رجوع فرماتے رہے مگر شومیِ قسمت سے اہلِ سنّت کے مخالفین اس وحدت کو پارہ پارہ کرنے میں کوشاں رہے اور بالآخر آج وہ وقت دیکھنا پڑ رہاہے کہ اپنے اکابرین کی راہ کو چھوڑ کر

خود اپنی سوچ و فکر پر عمل کرنے والے افراد ان کے دامِ تذویر میں پھنس گئے اور راہِ حق سے انحراف کر گئے اور جو کچھ باقی ہیں وہ ان کی کشتی بھی اس بحر ضلالت میں ہی ہچکولے کھا رہی کہ آج نہیں تو کل اس بحر کی تیز موجوں کی تاب نہ لا کر غرق ہو جائیں گے ان افراد نے امام اہل سنّت سے یا تو علیٰ الاعلان بری الذمہ ہونے کا دعویٰ کر دیا یا پھر اپنے حلقہِ اثر میں اس بات کو عام کرنے میں کوشاں ہیں کہ وہ حضرات امامِ اہل سنت کی اتباع نہیں کرتے بلکہ انکے اپنے امام و متبوع پیر مہر علی شاہ ہیں یہ سلسلہ یہاں ہی نہ رکا بلکہ ان منحرفین میں ایک تعداد جو نورِ علم سے خالی معلومات کا ایک مجموعہ رکھتی ہے اس نے سادہ لوح عوام الناس کو بھی ابلیسی راہ پر چلانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا جو سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

چونکہ مخالفین کا اپنا قول ہے کہ "یہ امر مسلّم ہے کہ متکلم یا محرر نے اگر خود کوئی وضاحت نہ کی ہو تو اس کے بارے میں وہی وضاحت معتبر ہو گی جو اس کے خواص و مقرّبین بیان کریں کیونکہ اغیار کی بنسبت احباب و مقربین مرادِ متکلم سے خوب واقف ہوتے ہیں "[1]

---

[1] وضاحت فیصلہ ہفت مسئلہ ص 3 مطبوعہ جمادی الآخر 1420ھ

پس اسی اصول کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس امر پر کچھ معروضات حضرت تاجدارِ گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین و مقربین کے حوالے سے پیش کی جائیں گی کہ اکابر متوسلینِ درگاہ عالیہ گولڑہ شریف اپنا مرکزِ اتباع امامِ اہل سنت کو گردانتے تھے اور امام اہل سنت سے محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ نیز چونکہ حضرت سیدنا تاجدارِ گولڑہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت سیدنا پیر غلام محی الدین گیلانی گولڑوی رحمہ اللہ کے بارے میں بھی درگاہِ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشینان کا قول ہے کہ

”حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمہ اللہ کا مسلک ان حضرات تک حضرت سیدنا بابو جی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے پہنچا“[2]

پس حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک وہی ہے جو حضرت قبلہ عالم پیر سیدنا مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اور یقیناً حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص متوسلین کا بھی وہی مسلک ہے جو حضرت بابو جی کا ہے۔

اس مضمون میں ان چار افراد کے حضرت سیدنا امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ وابستہ تعلقات و نسبت کو بیان کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ اور امام احمد رضا قادری:

[2] مسلک مہریہ در نکاحِ سیدہ ص ix مطبوعہ جون 2021

1: حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمہ اللہ کے وصال کے بعد تیسرے روز جب شیخ المشائخ خواجہ سید بابو جی رحمہ اللہ کی دستار بندی کے لئے آپ سے عرض کی گئی تو فرمایا:

حضورِ اعلیٰ گولڑوی فرمایا کرتے تھے کہ: ہندوستان میں مولانا احمد رضا بریلوی اور (گولڑہ شریف میں) مولانا محمد غازی ہی صرف ایسے ہیں کہ جن کے عالم ہونے پر مجھے یقین ہے ا س لئے مولانا محمد غازی کی دستار بندی کی جائے اور انہیں قبلہ عالم گولڑوی کا جانشین بنایا جائے[3]

2: شیخ الحدیث مولانا عبد الرّزاق صاحب گوہدو بیان کرتے ہیں کہ: ایک روز میں اور حضرت شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمہ اللہ قبلہ عالم گولڑوی کے ناظم مراسلات ملک سلطان محمود صاحب ٹوانہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ملک صاحب نے فرمایا قبلہ عالم رحمہ اللہ کے پاس آخری دور میں جو خطوط آتے تھے ان میں اکثر اشعار لکھے ہوتے تھے ایک روز میں نے خط کھولا اور یہ شعر پڑھا:

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدہ کو ہے دل بے قرار

ارے روکئے سر کو روکئے یہی تو امتحان ہے

---

[3]۔(امام احمد رضا کاملین کی نظر میں 63-64)

قبلہ عالم نے پوچھا یہ شعر کس کا ہے؟اس پر حاضرین میں سے کسی نے عرض کی کہ یہ شعر مولانا احمد رضا بریلوی کا ہے۔ آپ نے فرمایا بے شک ایسا شعر کہنا ان ہی کے شایانِ شان ہے۔[4]

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ کے ان فرامین پر نظر ڈالنے سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ امام احمد رضا قادری کو کس قدر عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

حضرت سیدنا بابوجی اور امام احمد رضا قادری:

قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے وارث و جانشین حضرت سیدنا پیر غلام محی الدین گیلانی گولڑوی المعروف حضرت بابوجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا امام احمد رضا قادری کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے اس بات کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ:

”حضرت مولانا مفتی فیض احمد فیض بیان کرتے ہیں!

ایک مرتبہ اوقاف کے کچھ کارندے درگاہ عالیہ گولڑہ شریف آئے انہوں نے سجادہ نشین صاحب حضرت بابوجی رحمہ اللہ سے ملاقات کی ان کے پاس کچھ سرکاری فارم

---

[4] (ایضاً ص63)

تھے۔صاحب مزار(حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ) کا نسبی تعلق،نام،روحانی تعلق،سلاسل طریقت،ارادتمندوں کا حلقہ،مذہب و مسلک کے متعلق پوچھتے تھے۔انہوں نے حضرت بابو جی سے پوچھا آپ کا مسلک کیا ہے؟فرمایا اہل سنت وجماعت۔انہوں نے کہا یہ بتائیں کہ آپ بریلوی ہیں یا دیوبندی؟اس پر حضرت بابو جی نے میری طرف اشارہ کیا مراد تھا کہ تم بولو میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ گولڑوی لکھیں۔انہوں نے کہا ہمارے پاس تو اہل سنت میں دیوبندی اور بریلوی ہی ہیں میں نے کہا ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی بلکہ گولڑوی ہیں۔اس پر حضرت بابو جی نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا تو کیا ہم ہیجڑے ہیں؟ پھر آپ او قاف والوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اور **فرمایا کہ تم لکھو ہم بریلوی ہیں**۔ آپ نے فرمایا کہ **محبت رسول کے باب میں ہم اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان کے مؤقف کے پیرو ہیں** اور دوسری پارٹی کی حمایت کا سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ یہ معاملہ خالصتاً ایمان کا ہے[5]۔

اس واقعہ نیز اس سے ماقبل روایت میں حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی ذات پر حضرت قبلہ عالم گولروی کے فرمان کو روایت کرتے ہوئے سیدنا امام اہل سنت امام احمد رضا قادری کی برتری کو بیان بھی اس بات کی بین دلیل ہے کہ حضرت سیدنا بابو جی سرکار

---

[5](ماہنامہ الحقیقۃ تحفظ ختم نبوت نمبر جلد2باب مہریات ص60 مطبوعہ 2019از شکر گڑھ نارووال)

گولڑوی بھی اپنے والدِ ماجد سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز کی طرح امام احمد رضا قادری کو نہایت عزّت و شرف کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

حضرت شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی اور امام احمد رضا قادری:

حضرت سیدنا شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا قبلہ عالم گولڑوی پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدِ باصفا تھے۔ آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ تقریباً 38 سال تک درگاہ عالیہ گولڑہ شریف پر خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے جن میں آپ کے کئی خطاب خود اعلیٰ حضرت مجدد گولڑوی رحمہ اللہ نے بھی سنے اور آپ کو برکت کی دعاؤں سے بھی نوازا۔[6]

حضرت سیدنا امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی عقیدت کا اندازہ درج ذیل امور سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ:

1) ایک مرتبہ مخالفینِ اہل سنت سے مناظرہ کے دوران جب مخالف نے فخریہ کہا کہ "میں کٹا دیوبندی ہوں" تو اس کے جواب میں حضرت شیخ القرآں نے برجستہ فرمایا" میں سنڈا بریلوی ہوں"[7]

---

[6] تجلیات مہر انور ص 476 مطبوعہ 1992 از مکتبہ مہریہ گولڑہ شریف اسلام آباد

[7] فیضانِ شیخ القرآن ص 518 از بزم چشتیہ غفوریہ مہر آباد شریف وزیر آباد

2)مولانا آصف ہزاروی لکھتے ہیں"حضرت شیخ القرآن برصغیر کے سب سے ممتاز دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں بطور مدرس تعینات کیے گئے"[8]

3)حضرت شیخ القرآن اپنے قیام بریلی شریف کے دوران ہر روز امام اہل سنّت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار ہر حاضری دیتے تھے۔[9]

4)حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ دورہِ قرآن میں دوران سبق عقائد کے عنوانات پر محدثین و مفسرین کے اقوال بیان کرکے حضرت امام احمد رضا قادری کے مؤقف کی تائید فرماتے۔اور بدمذہبوں کا خوب ردّ و انکار فرماتے۔[10]

5)حضرت شیخ القرآن کی صحاحِ ستہ کی سندِ حدیث شریف امام اہل سنت کے واسطے ہوتی ہوئی محدثین عظام تک پہنچتی ہے نیز آپ کو امامِ اہل سنت کے سلاسلِ طریقت کی جانشینِ امام اہل سنت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان سے خلافتیں بھی حاصل ہیں۔

ان مذکورہ بالا امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت شیخ القرآن (جو کہ سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور شاگرد ہیں) کی امامِ اہل سنت امام احمد رضا قادری

---

[8] ایضاً ص143

[9] ایضاً ص186

[10] ایضاً ص233

سے عقیدت و محبت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت شیخ القرآن علامہ ہزاروی جیسا باعثِ افتخارِ قبلہ عالم گولڑوی و بابو جی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستی لاکھوں کے مجمع عام میں برملا اظہار کررہی ہے کہ "میں بریلوی ہوں" اور جانشینِ قبلہ عالم کا فرمان بھی ماقبل میں گزرا کہ آپ نے سرکاری کاغذات میں درگاہ عالیہ گولڑہ شریف کا مسلک "بریلوی" لکھوایا تو پھر آج کسی تابعِ سرکار گولڑوی کو اس بات پر کیونکر اعتراض ہو سکتا ہے کہ ہم بریلوی نہیں ہمارے مقتداء پیر مہر علی شاہ ہیں اگر کوئی یہ دعویٰ کرے تو گویا وہ بزبانِ حال یہ اعلان کررہا ہے کہ وہ فرد حضرت بابو جی اور بواسطہِ بابو جی قبلہ عالم گولڑوی اور اکابرِ گولڑہ شریف کی اتباع سے انحراف کرکے ازخود متبوع ہونے کا مدعی ہے۔

استاذ العلماء ملک المدرسین عطاء محمد بندیالوی اور امام احمد رضا قادری

حضرت قبلہ ملک المدرسین عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا قبلہ عالم گولڑوی پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں اور حضرت قبلہ عالم گولڑوی کے وصال کے بعد آپ نے حضرت جانشین تاجدارِ گولڑہ قبلہ عالم سلطان العارفین سیدنا غلام محی الدین گیلانی المعروف بابو جی قدس سرہ العزیز سے بیعت کی۔ حضرت بابو جی آپ کی رائے کو نہایت درجہ کی اہمیت دیتے تھے، یہاں تک کہ مسئلہ تصویر پر حضرت

علامہ بندیالوی کے مؤقف کی تائید میں اپنے گھر کی اہم تصاویر لا کر پانی میں ڈال کر ختم کر دیں ۔[11]

حضرت علامہ بندیالوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

”بظاہر مجھے اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا قادری) سے شرفِ تلمذ نہیں مل سکا مگر میرے اکثر اساتذہ محدّث بریلوی کا ذکر خیر بطور حجت کیا کرتے تھے اور خود مجھے جب کتابیں پڑھنے کا شعور آیا تو اعلیٰ حضرت کی کتابوں نے میرے مطالعہ میں وسعت پیدا کی۔ آپ کا علم جیسے جیسے پختہ ہوتا جائے گا اعلیٰ حضرت کی کتابیں پڑھتے جایئے آپ ان سے عقیدت رکھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کوئی ایسا عنوان نہیں جس پر امام اہل سنت کے قلم نے کوئی پہلو تشنہ چھوڑا ہو۔ اس لئے میں اپنے اساتذہ کی طرح امام اہل سنت کو بطور حجت ہی پیش کرتا ہوں۔“[12]

اس اقتباس سے حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید، حضرت پیر سید غلام محی الدین گیلانی و حضرت پیر سید غلام معین الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہما کے معتمد خاص اور حضرت پیر سید شاہ عبد الحق گیلانی گولڑوی کے استاذ ملک المدرسین علامہ بندیالوی کی

[11] سیف العطاص 9 مطبوعہ اپریل 2014 از استاذ العلماء اکیڈمی خوشاب

[12] ایضاص 17-18

امام اہل سنت سے عقیدے واضح دیکھی جاسکتی ہے کہ آپ امام احمد رضا قادری کو اپنی حجت صرف مانتے ہی نہیں تھے بلکہ اگر آگے بھی کوئی بات بیان کرتے تو حجت اور سند کے طور پر امام احمد رضا قادری کو پیش کرتے۔

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

"چودھویں صدی میں جب مخالفین نے نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات کی شان عالی میں گستاخیاں کیں تو اس وقت کے مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے تنہا ایسا کام ان کے رد پر کیا کہ جس کی احاطہ کے لئے کئی مجلدات بھی ناکافی ہیں"[13] حضرت علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان مذکورہ دو حوالہ جات سے ان کی امام اہل سنت سے عقیدت اور اتباع کو بخوبی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حضرت علامہ بندیالوی قدس سرہ العزیز کے اساتذہ کرام ذیل ہیں:

1)استاذ العلماء مولانا یار محمد بندیالوی

2)استاذ العلماء مولانا مہر محمد اچھروی (مرید حضرت قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ)

---

[13] ذکر عطائی حیات استاذ العلماء ص 97 مطبوعہ 2013 از استاذ العلماء اکیڈمی خوشاب

3)استاذ العلماء مولانا محب النبی ہاشمی(مرید و شاگرد حضرت پیر مہر علی شاہ)

4)فاضلِ اجل مولانا قاضی غلام محمود پپلانوی(مرید حضرت پیر مہر علی شاہ)

ان مشائخ کرام پر اگر نظر ڈالی جائے تو اکثریت حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مریدین کی ہے جبکہ حضرت علامہ بندیالوی فرماتے ہیں کہ ان کے اکثر اساتذہ امام اہل سنت امام احمد رضا قادری کا ذکر بطور حجت کیا کرتے تھے تو مطلب کہ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ کے مریدین اساتذہ کرام امام اہل سنت کا ذکر(امام احمد رضا قادری کو متبوع مان کر ان کا قول و فعل)بطور حجت کیا کرتے تھے۔

امام المناظرین مولانا غلام مہر علی گولڑوی اور امام احمد رضا قادری

مولانا غلام مہر علی گولڑوی حضرت شیخ خواجہ سید غلام محی الدین گیلانی المعروف بابو جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ درگاہ عالیہ گولڑہ شریف پر حضرت شیخ القرآن کے بعد خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ آپ حضرت امام اہل سنت کا تذکرہ کرت وقت کن الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں ملاحظہ فرمایئے:

"امام اهل السنة قدوة الملة شيخ الاسلام و المسلمين مجدد الملت و الدين دائم الحضور في حضرت يوم النشور الحضرة الاعلیٰ للحضور في حضرت

النبی ﷺ العارف الربانی والغوث الصمدانی الشیخ الکبیر مولیٰ الشاہ احمد رضا خان القادری البریلوی رحمہ اللہ۔"[14]

ان القابات کو دیکھ کر امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت مولانا کی عقیدت مندی کوئی ڈھکی چھپی نہیں رہ جاتی کہ جسے واضح کیا جائے۔

حضرت مفتی سلیم اللہ لاہوری اور امام احمد رضا قادری

حضرت مفتی سلیم اللہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سیدنا امام المسلمین پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز کے مریدِ باصفا تھے۔[15]

مفتی سلیم اللہ خان قادری چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بہت گہرے مراسم تھے۔ آپ اکثر اپنے ذاتی اور انجمن کے مسائل کے حل کے لئے بریلی شریف کی جانب رجوع کرتے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت کو انجمن کے دبیر، مفتی اور ناظم کی حیثیت سے استفتاء بھیجے تھے۔[16]

حضرت مولانا محرم علی چشتی اور امام احمد رضا قادری

[14] الیواقیت المہریہ ص73

[15] انجمن نعمانیہ کی صد سالہ تاریخ ص245

[16] ایضاً ص248

حضرت مولانا محرم علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی مفتی سلیم اللہ لاہوری کی طرح حضرت سیدنا و مرشدنا و مقتدانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز کے مرید باصفا تھے۔[17]

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کے نام انجمن نعمانیہ کا عقائد نامہ مرتب کرکے بھیجا جس پر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی جانب سے تصدیق مرتب کروائی۔ اس بات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر دو مریدانِ قبلہ عالم گولڑوی حضرت امام اہل سنت کو اپنا متبوع و مقتداء مانتے جبھی تو عقائد نامہ آپ سے مرتب کرواکر اپنے ادارہ میں نافذ کیا۔

شیخ الحدیث والتفسیر قاضی عبد الرزاق بھترالوی اور امام احمد رضا:

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مفسر قرآن شارح سنن ابنِ ماجہ مصنف کتب کثیر محشیِ اہل سنت حضرت علامہ قاضی عبد الرزاق بھترالوی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ درگاہ عالیہ گولڑہ شریف سے حضرت خواجی خواجگان پیر سید غلام محی الدین گیلانی المعروف بابو جی سرکار رحمہ اللہ کر مرید تھے۔ آپ کی درگاہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین حضرات کے درمیان مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ

---

[17] ایضاً

گولڑہ شریف پیر نصیر الدین نصیر نے اپنے بیٹے نظام الدین جامی کو تحصیل علم کے لئے آپ کے گھر پر 4 سال تک بھیجا۔[18]

حضرت علامہ بھتر الوی رحمۃ اللہ علیہ امام اہل سنّت کے متعلق لکھتے ہیں:

"ہر دور میں محققین قرآن کریم کے اسرار و رموز کو اپنی استعداد کے مطابق واضح کرنے میں کوشاں رہے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے معانی و مطالب کو بیان کرنے کی کوشش کی جاتی رہی اردو بان میں کئی تراجم معرض وجود میں آئے مگر جب ان تمام تراجم کا تفاسیر کی روشنی میں تقابلی مطالہ کیا جائے تو یقیناً ایک ہستی کا ترجمہ انفرادی طور پر آپ کے سامنے جلوہ گر ہو گا اور وہ ہستی حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ کی ہے۔ جس کی فراست ایمانی نے ہندو مسلم اتحاد کی قباحتوں کا سب سے پہلے اندازہ لگالیا۔ اس مردِ درویش کو سیاسی بصیرت، بالغ نظری کے ساتھ ساتھ ایمانی فراست اور علمی وسعت کا بھی ایک عظیم تر مقام حاصل تھا۔ عقل و خرد کے ساتھ ساتھ ایمان و دین سے بھی بہرہ ور تھا۔ جس کا ذہن و ضمیر، زبان و قلم، سبھی محبت مصطفیٰ ﷺ میں غرق تھے۔ جس کے سوزِ ایمانی اور حمیت دینی نے جمود و خمود کی چٹانوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ جو اسلام کی عظمت کا متمنی، اسلام سے دلی وابستگی اور اسلام کی سربلندی کئے اپنے آپ کو

---

[18] ارفع الدرجات ص 14 مطبوعہ ستمبر 2012 از مکتبہ امام احمد رضا شکریال راولپنڈی

وقف کئے ہوئے تھا۔وہ جس کے عقائد،اعمال،صورت،سیرت،نشست و برخاست،رفتار وگفتار،خورد ونوش سبھی میں محبت مصطفیٰ ﷺ کی جھلک نظر آتی ہے۔علمی بصیرت کا یہ حال ہے کہ ایک ہی وقت میں تمام علوم پر حاوی۔آپ کے ترجمہ قرآن کو دیکھ کر بلاتردّد یہ کہا جاسکتا ہے کہ تجھ پر رحمتِ کائنات ﷺ کی خاص نظر اور خالق کائنات کا تجھ پر کرم ہے "[19]

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف کی جھلک جو علامہ بھتر الوی نے بیان کی آپ نے ملاحظہ کی اب حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر سے وابستہ فرد اپنا عقیدہ و مسلک بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"میرے عقائد و نظریات وہی ہیں جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و سنت کی تشریحات بیان فرمائی ہیں۔ابتداء تعلیم سے اسی مسلک پر قائم ہوں اللہ اسی پر قائم رکھے اسی پر قائم رہتے ہوئے انشاء اللہ خاتمہ بالا یمان نصیب ہونا ہے "[20]

معلوم ہوا کہ باوجود اس کے کہ حضرت قبلہ عالم گولڑوی کے مرید و آپ کے خاندان سے منسلک ہونے کہ آپ کے مریدینِ محققین کا عقیدہ و نظریہ وہی تھا جو کہ سیدنا امامِ اہل سنت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کا نے بیان فرمایا۔

---

[19] تسکین الجنان ابتدائے سخن مطبوعہ 1987 از مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی

[20] نجوم التحقیق ص36 مطبوعہ مکتبہ امام احمد رضا کری روڈ شکریال راولپنڈی

یہ چند حوالہ جات بطور نمونہ پیش کئے گئے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ محققین کا عقیدہ و نظریہ امامِ اہل سنت کے بارے میں معلوم ہو سکے اور عہد حاضر کے منصف مزاج افراد کے لئے مشعل راہ ہو سکے جو گمراہیوں کی تاریکیوں میں گھرے افراد کی اتباع میں مسلکِ حقہ و امامِ برحق و مجدد اسلام کی منہج و مسلک سے حضرت سیدنا امام المسلمین پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز کی آڑ لے کر انحراف کر رہے ہیں۔ اللہ کریم ہمارا خاتمہ بالخیر مسلک سوادِ اعظم مسلک حق اہل سنت کے عقائد و نظریات اور اپنے اکابرین کی اتباع پر فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم المرسلین والمعصومین۔

تحریر: **ابو حنیفہ محمد نعمان چشتی عطاری**

11/05/2024

مصدّقہ:

استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا کامران مدنی (المدینۃ العلمیہ دعوتِ اسلامی)

استاذ العلماء علّامہ مولانا سجاد رضوی (ہری پور ہزارہ)

فضیلۃ الشیخ پیر سید صابر حسین شاہ (خلیفہ مجاز بریلی شریف و مدیر ماہنامہ الحقیقۃ)

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
1	سیف العطاء	علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی
2	ذکر عطاء فی حیات استاذ العلماء	مولوی نذر حسین چشتی گولڑوی
3	فیضانِ شیخ القرآن	پروفیسر آصف ہزاروی گولڑوی
4	الیواقیت المہریہ	مولانا غلام مہر علی چشتی گولڑوی
5	مجلہ الحقیقۃ ختم نبوت نمبر جلد دوم	سید صابر حسین شاہ قادری
6	امام احمد رضا کاملین کی نظر میں	ایضاً
7	نجوم التحقیق	علامہ عبد الرزاق بھترالوی گولڑوی
8	تسکین الجنان	ایضاً
9	مسلک مہریہ	پیر سید معین الحق گولڑوی
10	شرح فیصلہ ہفت مسئلہ	مولانا رشید احمد گنگوہی
11	ارفع الدرجات	عبد الرزاق بھترالوی چشتی گولڑوی
12	انجمن نعمانیہ کی صد سالہ تاریخ	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی